

ہی مرتبہ مُسٹھی میں لے لینے کا تماشا اچھا
معلوم ہوتا ہے۔ گویا اس کی تسبیح خوانی
ورد و وظیفہ کے لیے نہیں، بلکہ وہ
سود دل ایک ہی مرتبہ قبضے میں لے
لینے کی مشق کرتا ہے۔
تسبیح کے سودا نے ہوتے ہیں۔
محبوب کے ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر دل باختہ شاعر کو بہ خیال ہوا کہ محبوب مجھ سود دل
مُسٹھی میں لے رہا ہے۔
بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ مرزا کا یہ شعر غنی کا شجری کے شعر ذیل سے
ماخوذ ہے۔

بہ گو شہم ایں صدا از مقری تسبیح می آید
کہ صد دل مضطرب گرد چو یک دل یا بد آرمی
یعنی امام تسبیح سے یہ آواز میرے کان میں آرہی ہے کہ سود دل پریشانی کا تختہ مشق
بنتے ہیں تو ایک دل کو آرام نصیب ہوتا ہے۔
غنی کے پیش نظر یہ حقیقت ہے کہ تسبیح خوانی میں امام شامل نہیں ہوتا۔ سوداؤں
پر ہاتھ پھرتا جاتا ہے اور امام الگ رہتا ہے۔ اس سے یہ مضمون پیدا کر لیا کہ سو
دلوں کے پریشان ہونے کے بعد ایک دل آرام پاتا ہے۔
ظاہر ہے کہ دونوں شعروں میں ”صد دل“ اور ”تسبیح“ کے لفظوں کے سوا
کوئی وجہ اشتراک نہیں۔

۲۔ لغات۔ بیدلی : عاشقی، افسردگی، مایوسی

تشریح۔ بیدلی کی برکت سے ہم اتنے بے نیاز ہو چکے ہیں کہ ہمارے لیے
ہمیشہ کی مایوسی و ناامیدی بھی سہل ہو گئی ہے اور اس کا برداشت کر لینا ہرگز مشکل
نہیں۔ کشائش یعنی عقدے سلجھانے کی صلاحیت کو ہمارا مشکل عقدہ پسند آ گیا ہے۔